جاوید احمد غامدی

حج وعمرہ

یہ دونوں عبادات دین ابراہیمی میں عبادت کا منتہاے کمال ہیں۔ اِن کی تاریخ اُس منادی سے شروع ہوتی ہے جو ابراہیم علیہ السلام نے مسجد حرام کی تعمیر کے بعد کی تھی کہ لوگ خداوند کی نذر چڑھانے کے لیے آئیں اور توحید پر ایمان کا جو عہد اُنھوں نے باندھ رکھا ہے، اُسے یہاں آکر تازہ کریں۔

اپنے معبود کے لیے جذبۂ پرستش کا یہ آخری درجہ ہے کہ اُس کے طلب کرنے پر بندہ اپنا جان و مال، سب اُس کے حضور میں نذر کر دینے کے لیے حاضر ہو جائے۔ حج وعمرہ اِسی نذر کی تمثیل ہیں۔ یہ دونوں ایک ہی حقیقت کو ممثل کرتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ عمرہ اجمال ہے اور حج اِس لحاظ سے اُس کی تفصیل کر دیتا ہے کہ اِس سے وہ مقصد بھی بالکل نمایاں ہو کر سامنے آجاتا ہے جس کے لیے جان و مال نذر کر دینے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ آدم کی تخلیق سے اُس کی جو اسکیم دنیا میں برپا ہوئی ہے، ابلیس نے پہلے دن ہی سے اُس کے خلاف اعلان جنگ کر رکھا ہے۔ چنانچہ اللہ کے بندے اب قیامت تک کے لیے اپنے اِس ازلی دشمن اور اِس کی ذریت کے خلاف برسر جنگ ہیں۔ یہی اِس دنیا کی آزمایش ہے جس میں کامیابی اور ناکامی پر انسان کے ابدی مستقبل کا انحصار ہے۔ اپنا جان و مال ہم اِسی جنگ کے لیے اللہ کی نذر کرتے ہیں۔ ابلیس کے خلاف اِس جنگ کو حج میں ممثل کیا گیا ہے۔ یہ تمثیل اِس طرح ہے:

اللہ کے بندے اپنے پروردگار کی ندا پر دنیا کے مال و متاع اور اُس کی لذتوں اور مصروفیتوں سے ہاتھ اٹھاتے ہیں۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

پھر 'لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ' کہتے ہوئے میدان جنگ میں پہنچتے اور بالکل مجاہدین کے طریقے پر ایک وادی میں ڈیرے ڈال دیتے ہیں۔

اگلے دن ایک کھلے میدان میں پہنچ کر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے، اِس جنگ میں کامیابی کے لیے دعا و مناجات کرتے اور اپنے امام کا خطبہ سنتے ہیں۔

تمثیل کے تقاضے سے نمازیں قصر اور جمع کر کے پڑھتے اور راستے میں مختصر پڑاؤ کرتے ہوئے دوبارہ اپنے ڈیروں پر پہنچ جاتے ہیں۔

پھر شیطان پر سنگ باری کرتے، اپنے جانوروں کی قربانی پیش کر کے اپنے آپ کو خداوند کی نذر کرتے، سر منڈاتے اور نذر کے پھیروں کے لیے اصل معبد اور قربان گاہ میں حاضر ہو جاتے ہیں۔

پھر وہاں سے لوٹتے اور اگلے دو یا تین دن اِسی طرح شیطان پر سنگ باری کرتے رہتے ہیں۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

اِس لحاظ سے دیکھیے تو حج وعمرہ میں احرام اِس بات کی علامت ہے کہ بندۂ مومن نے دنیا کی لذتوں، مصروفیتوں اور مرغوبات سے ہاتھ اٹھا لیا ہے اور دو اَن سلی چادروں سے اپنا بدن ڈھانپ کر وہ برہنہ سر اور کسی حد تک برہنہ پا بالکل راہبوں کی صورت بنائے ہوئے اپنے پروردگار کے حضور میں پہنچنے کے لیے گھر سے نکل کھڑا ہوا ہے۔

تلبیہ اُس صدا کا جواب ہے جو سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے بیت الحرام کی تعمیر نو کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک پتھر پر کھڑے ہو کر بلند کی تھی۔ اب یہ صدا دنیا کے گوشے گوشے تک پہنچ چکی ہے اور اللہ کے بندے اُس کی نعمتوں کا اعتراف اور اُس کی توحید کا اقرار کرتے ہوئے اِس صدا کے جواب میں 'لَبَّیْکَ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ' کا یہ دل نواز ترانہ پڑھتے ہیں۔

طواف نذر کے پھیرے ہیں۔ دین ابراہیمی میں یہ روایت قدیم سے چلی آ رہی ہے کہ جس کی قربانی کی جائے یا جس کو معبد کی خدمت کے لیے نذر کیا جائے، اُسے معبد یا قربان گاہ کے سامنے پھرایا جائے۔

حجر اسود کا استلام تجدید عہد کی علامت ہے۔ اِس میں بندہ اِس پتھر کو تمثیلاً اپنے پروردگار کا ہاتھ قرار دے کر اِس ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیتا اور عہد و میثاق کی قدیم روایت کے مطابق اِس کو چوم کر اپنے اِس عہد کی تجدید کرتا ہے کہ اسلام قبول کر کے وہ جنت کے عوض اپنا جان و مال، سب اللہ کے سپرد کر چکا ہے۔

سعی اسمٰعیل علیہ السلام کی قربان گاہ کا طواف ہے۔ سیدنا ابراہیم نے صفا کی پہاڑی پر کھڑے ہو کر اِس قربان گاہ کو دیکھا تھا اور پھر حکم کی تعمیل کے لیے ذرا تیزی کے ساتھ چلتے ہوئے مروہ کی طرف گئے تھے۔ چنانچہ صفا و مروہ کا یہ طواف

بھی نذر کے پھیرے ہیں جو پہلے معبد کے سامنے اور اس کے بعد قربانی کی جگہ پر لگائے جاتے ہیں۔

عرفات معبد کا قائم مقام ہے، جہاں شیطان کے خلاف اِس جنگ کے مجاہدین جمع ہوتے، اپنے گناہوں کی معافی مانگتے اور اِس جنگ میں کامیابی کے لیے دعا و مناجات کرتے ہیں۔

مزدلفہ راستے کا پڑاؤ ہے، جہاں وہ رات گزارتے اور صبح اُٹھ کر میدان میں اترنے سے پہلے ایک مرتبہ پھر دعا و مناجات کرتے ہیں۔

رمی ابلیس پر لعنت اور اُس کے خلاف جنگ کی علامت ہے۔ یہ عمل اِس عزم کے ساتھ کیا جاتا ہے کہ بندۂ مومن ابلیس کی پسپائی سے کم کسی چیز پر راضی نہ ہوگا۔ یہ معلوم ہے کہ انسان کا یہ ازلی دشمن جب وسوسہ انگیزی کرتا ہے تو اِس کے بعد خاموش نہیں ہو جاتا، بلکہ یہ سلسلہ جاری رکھتا ہے۔ تاہم مزاحمت کی جائے تو اِس کی تاخت بتدریج کمزور ہو جاتی ہے۔ تین دن کی رمی اور اِس کے لیے پہلے بڑے اور اِس کے بعد چھوٹے جمرات کی رمی سے اِسی بات کو ظاہر کیا گیا ہے۔

قربانی جان کا فدیہ ہے اور سر کے بال مونڈنا اِس بات کی علامت ہے کہ نذر پیش کر دی گئی اور اب بندہ اپنے خداوند کی اطاعت اور دائمی غلامی کی اِس علامت کے ساتھ اپنے گھر لوٹ سکتا ہے۔

اِس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ یہ کس قدر غیر معمولی عبادت ہے جو ہر صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں کم سے کم ایک مرتبہ فرض کی گئی ہے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org